OPEN ACCESS
Tadabbur-e-Uloom-e-Islamia Research Journal (TUIRJ)
www.tadabburjournal.com
Peer Reviewed Journal
ISSN (print):
ISSN (online):

Tadabbur-e-Uloom-e-Islamia (TUIRJ)
Volume:1, Issue:1, January 2020

تفسیر السمرقندی کی روشنی میں مُحرم کا بوجہ عذر سر کے حلق کے متعلق حدیث کا ایک تحقیقی جائزہ

An Investigative Analysis A Hadith of "Cutting The Hair Due to Inconvenient of The Muhrem" in The Light of Tafseer Al Samarqandi.

Published: 01-01-2020
Accepted: 10-10-2019
Received: 08-09-2019

امداداللہ[1]

ڈاکٹر جانس خان[2]

Abstract:

The field of Tafseer is an important branch of Islamic studies. It explain the world of Allah according to human capacity. In the later times many Mufasireen wrote the Commentries of the holy Quran .Allama Samarqandi is one of these Prominent Mufasireen. Al-Samarqandi was a scholar in Tafseer, Ahadith, fiqh and Arabic Language.Allaama Samarqandi has Mentioned the Saying of Kaab ben Hujra (R) to Cut Hair due to Inconvenient of Muhrim. and Without Mentioning of Sanad and Detail. It is Need to derive the Sanad and Detail and other Fiqhi Masails of Four Regions. This Article explains the Sanad and Detail and the other Fiqhi Masails of Four Regions in this Hadith.

Key Words: Sanad e Hadith,Detail of Hadith and Fiqhi Masails

1 ۔ پی ایچ ڈی، ریسرچ سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، قرطبہ یونیورسٹی، پشاور

2 ۔ ایسوسیٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف ملاکنڈ

علامہ السمرقندیؒ کا تعارف:

علامہ السمرقندیؒ کا پورا نام ابو اللیث نصر بن محمد بن ابراہیم السمرقندیؒ ہے، آپ کا لقب الفقیہ اور امام الہدیٰ ہے۔ الخطیب کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کی تاریخ پیدائش یقینی معلوم نہیں، لیکن 301ھ / 913ء اور 310ھ / 922ء کے درمیان آپ کی پیدائش بتائی جاتی ہے۔ آپ نے ابتدائی اسباق اپنے والد محمد بن ابراہیم توزیؒ سے حاصل کی۔ آپؒ کے شیوخ میں ابو جعفر الہندوانی بلخیؒ، قاضی خلیل بن احمد السجزیؒ اور محمد بن فضل بلخیؒ مشہور ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں سے نعیم الخطیب ابو مالکؒ، لقمان بن حکیم الفرعانیؒ، محمد بن عبد الرحمٰن الزبیدیؒ، ابو سہل احمد بن محمدؒ، اور ابو عبد اللہ طاہر بن محمد بن احمد بن نصرؒ الحدادیؒ مشہور ہیں۔ آپ کے تصانیف کی تعداد تیس تک پہنچتی ہے، قابلِ قدر تصنیف قرآنِ پاک کی تفسیر "البحر العلوم" المعروف بہ تفسیر السمرقندی ہے، آپ کی تاریخ وفات میں مختلف روایات ہیں۔ زیادہ تر کتابوں میں 375ھ / 985ء مذکور ہے۔

تفسیر سمرقندی کا تعارف:

تفسیر بحر العلوم دورِ حاضر کی مشہور تفاسیر میں ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک ماثور تفسیر ہے۔ یہ تین جلدوں پر مشتمل عربی زبان میں ہے۔ جس کو دار الکتب العلمیہ، بیروت نے 1993ء میں شائع کیا۔ اس میں مختلف آیات کی تشریح تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالاحادیث استعمال کیا گیا ہے۔ تاہم بعض مقامات پر مصنف اپنی رائے بھی بیان کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ ضعیف رواۃ کی روایات جیسے کلبیؒ اور سدیؒ کے روایات بھی لئے ہیں۔ اس طرح مختلف روایات کو مختلف سندوں سے بیان کیا ہے۔

تمہید:

علامہ السمرقندیؒ نے سورۃ البقرۃ آیت:84 کی تفسیر کرتے وقت حدیثِ مبارکہ ذکر کیا ہے، جو کہ بغیر سند کے مذکور ہے۔ جس کی اسناد پر بحث کرتے ہوئے اُس کی مختلف طرق، حکمِ حدیث اور اُس سے متعلقہ فقہی مسائل تحلیلی طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

وروي عن كعب بن عجرة أنه قال في نزلت هذه الآية فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ، ([1]) وذلك أن النبي صلى الله عليه وسلم مر بي والقمل يتناثر على وجهي فقال أيؤذيك هوام رأسك فقلت نعم فأمرني بأن أحلق رأسي فقال: احلق رأسك، وأطعم ستة مساكين لكل مسكين نصف صاع من حنطة أو صم ثلاثة أيام أو أنسك نسيكة ([2]) يعني اذبح شاة ([3]) ترجمہ: کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت "پس جو تم میں سے بیمار ہو یا اُس کو اپنے سر سے تکلیف ہو تو اُس کے لئے روزوں کی فدیہ ادا کرنا ہے یا صدقہ یا قربانی ہے" میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور وجہ یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے اور گھن کے کیڑے (جوئیں) میرے سر پر پھیلے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ سر کے کیڑے (جوئیں) تمہیں تکلیف دیتے ہیں؟ میں نے کہا، ہاں! آپ ﷺ نے مجھے سر کے حلق کرنے کا حکم دے کر فرمایا کہ اپنے سر کا حلق کر لو، اور چھ مساکین کو کھانا کھلاؤ، جبکہ ہر مسکین کی مقدارِ خوراک آدھا صاع گندم ہو، یا تین دن روزے رکھو، یا قربانی یعنی کوئی بکری ذبح کرو۔

تفسیر سمرقندیؒ میں یہ حدیث بغیر سند کے ذکر کیا گیا ہے۔ لہٰذا ذیل میں اس حدیث کی اسانید مذکور ہیں:

سند نمبر1: حدثنا محمد بن عبيد بن حساب نا حماد بن زيد عن أيوب عن مجاهد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرةؓ: أن النبي صلى الله عليه وسلم مر بي والقمل يتناثر على وجهي فقال أيؤذيك هوام رأسك فقلت نعم فأمرني بأن

أحلق وأطعم ستة مساكين لكل مسكين نصف صاع من حنطة أو صم ثلاثة أيام أو أنسك نسيكة يعني اذبح شاة([4])-

مذکورہ حدیث کی راوی کعب بن عجرہؓ ہیں، آپؓ سے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ نے اُن سے مجاہدؒ نے اُن سے ایوبؒ نے اُن سے حماد بن زیدؒ نے اور اُن سے محمد بن عبید بن حسابؒ نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

سند نمبر2: حدثنا علي بن حجرحدثنا هشيم عن أبي بشر عن مجاهد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرةؓ، ---- قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح([5])-

مذکورہ سند میں راوی کعب بن عجرہؓ ہیں، آپؓ سے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ نے اُن سے مجاہدؒ نے اُن سے ابی بشرؒ نے اُن سے ہشیمؒ نے اور اُن سے علی بن حجرؒ نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

حکم: امام ترمذیؒ نے اس روایت کو نقل کر کے اس کو حسن صحیح کہا ہے([6])۔

سند نمبر3: حدثنا علي بن حجر أخبرنا إسماعيل بن إبراهيم عن أيوب عن مجاهد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرةؓ---- قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح([7])-

مذکورہ سند میں راوی کعب بن عجرہؓ ہیں، آپؓ سے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ نے اُن سے مجاہدؒ نے اُن سے ایوبؒ نے اُن سے اسمٰعیل بن ابراہیمؒ نے اور اُن سے علی بن حجرؒ نے نقل کیا ہے۔

حکم: امام ترمذیؒ نے اس روایت کو نقل کر کے اس کو حسن صحیح کہا ہے۔

سند نمبر4: حدثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل ثنا العباس بن الوليد النرسي ح وحدثنا جعفر بن محمد الفريابي ثنا علي بن الأزهر الرازي قالا ثنا مسلم بن خالد الزنجي عن بن أبي نجيح عن مجاهد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرةؓ ([8])-

مذکورہ سند کو طبرانی نے دو اسنادوں سے بیان کیا ہے کہ میں نے عبد اللہ بن احمد بن حنبلؒ سے انہوں نے عباس بن ولید نرسیؒ سے، اور جعفر بن محمد فریابیؒ سے اُنہوں نے علی بن ازہر رازیؒ سے اور دونوں نے مسلم بن خالد زنجیؒ سے وہ ابن ابی نجیحؒ سے وہ مجاہدؒ سے وہ عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ سے اور وہ کعب بن عجرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

سند نمبر5: حدثنا عبد الله بن محمد بن سعيد بن أبي مريم ثنا محمد بن يوسف الفريابي ثنا ورقاء عن بن أبي نجيح عن مجاهد حدثني عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرةؓ([9])-

مذکورہ سند میں راوی کعب بن عجرہؓ ہیں، آپؓ سے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ نے اُن سے مجاہدؒ نے اُن سے بن ابی نجیحؒ نے اُن سے ورقاءؒ نے اُن سے محمد بن یوسف فریابیؒ نے اور اُن سے عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریمؒ نے نقل کیا ہے۔

سند نمبر6: أخبرنا أبو عبد الله الحافظ حدثنا أبو بكر بن إسحاق أخبرنا إسماعيل بن قتيبة قال وأخبرنا محمد بن يعقوب حدثنا يحيي بن محمد بن يحيي وجعفر بن محمد الترك ومحمد بن عمرو كشمرد قالوا حدثنا يحيي بن يحيي أخبرنا خالد بن عبد الله عن خالد عن أبي قلابة عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرةؓ ،----- رواه مسلم فبنى الصحيح عن يحيي بن يحيي. وبمعناه رواه الشعبي عن عبد الرحمن بن أبي ليلى([10])-

مذکورہ روایت کو بیہقیؒ نے دو اسنادوں سے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو عبداللہ حافظؒ سے اُنہوں نے ابو بکر بن اسحاقؒ اور محمد بن یعقوبؒ سے اُنہوں نے یحییٰ بن محمد یحیٰیؒ، جعفر بن محمد ترکؒ سے اور محمد بن عمرو کشمرد سے اور انہوں نے یحییٰ بن یحیٰیؒ سے اُنہوں نے خالد بن عبداللہؒ سے اُنہوں نے خالدؒ سے اُنہوں نے ابو قلابہؒ سے اُنہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ سے اور وہ کعب بن عجرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

حکم: مسلمؒ نے اس حدیث کو اپنی صحیح مسلم میں یحییٰ بن یحییٰؒ سے روایت کیا ہے۔ اور شعبیؒ نے عبد الرحمٰنؒ سے اس کے معنیٰ میں روایت کیا ہے۔

سند نمبر7: حدثنا معاذ بن المثنى ثنا مسدد ثنا عبد الوارث عن بن أبي نجيح عن مجاهد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بكعب بن عجرةؓ(11)-

مذکورہ سند میں راوی کعب بن عجرہؓ ہیں، آپؓ سے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ نے اُن سے مجاہدؒ نے اُن سے بن ابی نجیحؒ نے اُن سے عبد الوارثؒ نے اُن سے مسددؒ نے اُن سے معاذ بن مثنیٰؒ نے نقل کیا ہے۔

سند نمبر8: حدثنا يحيى بن يحيى أخبرنا خالد بن عبد الله عن خالد، عن أبي قلابة، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، عن كعب بن عجرةؓ،(12)-

مذکورہ سند میں راوی کعب بن عجرہؓ ہیں، آپؓ سے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ نے اُن سے ابو قلابہؒ نے اُن سے خالدؒ نے اُن سے خالد بن عبداللہؒ نے اور اُن سے یحییٰ بن یحییٰؒ نے نقل کیا ہے۔

سند نمبر9: حدثنا وهب بن بقية عن خالد الطحان عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرةؓ " صحيح،(13)-

مذکورہ سند میں راوی کعب بن عجرہؓ ہیں، آپؓ سے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ نے اُن سے ابو قلابہؒ نے اُن سے خالد الحذاء نے اُن سے خالد طحانؒ نے اُن سے وہب بن بقیہؒ نے نقل کیا ہے، جبکہ امام ابو داوٗدؒ نے اس سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

سند نمبر10: أخبرنا محمد بن عمر بن يوسف بنسا قال حدثنا نصر بن علي الجهضمي قال حدثنا يزيد بن زريع عن أيوب عن مجاهد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرةؓ، (14)-

مذکورہ سند میں راوی کعب بن عجرہؓ ہیں، آپؓ سے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ نے اُن سے مجاہدؒ نے اُن سے ایوبؒ نے اُن سے یزید بن زریعؒ نے اُن سے نصر بن علی جہضمیؒ نے اور اُن سے محمد بن عمر بن یوسفؒ نے نقل کیا ہے۔

سند نمبر11: حدثني محمد بن هشام أبو عبد الله حدثنا هشيم عن أبي بشر عن مجاهد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجزةؓ ،(15)-

مذکورہ سند میں راوی کعب بن عجرہؓ ہیں، آپؓ سے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ نے اُن سے مجاہدؒ نے اُن سے بن ابی بشرؒ نے اُن سے ہشیمؒ نے اور اُن سے محمد بن ہشام ابو عبداللہؒ نے نقل کیا ہے۔

سند نمبر12: وحدثنا محمد بن المثنى و ابن بشار. قال ابن المثنى: حدثنا محمد بن جعفر. حدثنا شعبة عن عبد الرحمن بن الأصبهاني، عن عبد الله بن معقل قال: قعدت إلى كعبؓ ---- قال: فنزلت في خاصة، وهي لكم عامة.(16)-

مذکورہ روایت کو امام مسلمؒ نے دو اسنادوں سے بیان کیا ہے کہ میں نے محمد بن مثنیٰؒ اور ابن بشارؒ سے، محمد بن مثنیٰؒ نے محمد بن جعفرؒ سے اُنہوں نے شعبہؒ سے اُنہوں نے عبد الرحمٰن بن اصبہانیؒ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن معقلؒ سے اور اُنہوں نے کعب بن عجرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

سند نمبر13: حدثنا علي بن حجر أخبرنا هشيم أخبرنا مغيرة عن مجاهد قال قال كعب بن عجرةؓ[17]۔

مذکورہ سند میں راوی کعب بن عجرہؓ ہیں، آپؓ سے مجاہدؒ نے اُن سے مغیرہؒ نے اُن سے ہشیمؒ نے اور اُن سے علی بن حجرؒ نے نقل کیا ہے۔

سند نمبر14: حدثنا علي بن حجر حدثنا هشيم عن أشعث بن سوار عن الشعبي عن عبد الله بن معقل عن كعب بن عجرةؓ عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحو ذلك ------ قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد رواه عبد الرحمن بن الأصبهاني عن عبد الله بن معقل أيضا،[18]

مذکورہ سند میں راوی کعب بن عجرہؓ ہیں، آپؓ سے عبد اللہ بن معقلؒ نے اُن سے شعبیؒ نے اُن سے اشعث بن سوارؒ نے اُن سے ہشیمؒ نے اور اُن سے علی بن حجرؒ نے نقل کیا ہے۔

حکم: مذکورہ حدیث متفق علیہ ہے، ابن حجر العسقلانیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے[19]۔ البانی نے بھی صحیح کہا ہے[20]۔ جبکہ امام ترمذی نے حسن صحیح قرار دیا ہے[21]۔

خلاصہ: اس حدیث کو کعب بن عجرہؓ سے کئی طرق سے نقل کیا گیا ہے جو کہ بطور خلاصہ مذکور ہیں۔ اسی حدیث کو عبد الرحمن بن ابی لیلی سے مجاہدؒ اور ابو قلابہؒ نے نقل کیا ہے جس کو امام بخاری سمیت مسلمؒ، ترمذیؒ، ابو داؤدؒ، نسائیؒ، بیہقیؒ اور دار قطنیؒ نے ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ امام مسلمؒ اور ترمذیؒ نے کعب سے روایت کرنے والے عبد اللہ بن معقلؒ کی روایت لا کر امام ترمذیؒ نے (حديث حسن صحيح) کہا ہے۔

فقہی استدلالات:

احناف کا مستدل:

حالتِ احرام میں اگر عذر کی وجہ سے حلق کیا ہو تو اُس کو دنبہ ذبح کرنے یا چھ مساکین پر تین صاع خوراک صدقہ کرنے یا تین دن روزے رکھنے میں اختیار دیا ہے۔ صدقہ اور روزہ رکھنے میں احناف کے نزدیک مکان کی کوئی قید نہیں۔ البتہ قربانی بالاتفاق حرم کے ساتھ خاص ہے۔ کھانا کھلانے کی صورت میں امام ابو یوسفؒ کے نزدیک کفارہ یمین کی طرح دوپہر اور شام کا کھانا کھلانا کافی ہے۔ امام محمدؒ کے نزدیک تملیک ضروری ہے۔ صرف کھلانا کافی نہیں۔ اور مذکورہ آیت معذور کے بارے میں نازل ہوئی ہے[22]

۔احناف کے نزدیک اگر بغیر عذر کے پورا سر یا آدھا یا چوتھائی حصہ حلق کیا، تو اُس پر دم ہے کوئی چیز بھی اُس کا قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ اور اگر عذر کی وجہ سے حلق کیا تو اُس پر تین چیزوں یعنی روزہ، صدقہ اور قربانی میں سے کوئی ایک لازم ہو جائے گا، اور حلق سر کے چوتھائی حصہ سے کم ہو تو اُس پر صدقہ ہے[23]۔

امام شافعیؒ کا مستدل:

امام شافعیؒ کے نزدیک کھانا کھلانے کی صورت میں کھانا صرف حرم میں کھلایا جائے گا، اس لئے اس سے مقصود حرم کے فقراء کے ساتھ نرمی اور اُن کو فائدہ پہنچانا ہے۔[24]

امام مالک کا مستدل:

مالکیوں کے نزدیک بغیر کسی تکلیف کے دس تک بال کاٹنے سے ایک مٹھی خوراک صدقہ کرنا ہے۔ اور شوافعؒ کے نزدیک ایک بال کے بدلے ایک مد خوراک اور دو بال کے بدلے دو مد خوراک اور تین یا اُس سے زیادہ پر فدیہ لازم ہوتا ہے۔ صحیح قول کے مطابق اگر چہ بھول کر یا بے علمی کی وجہ سے کاٹے ہو۔ شوافع کے نزدیک اگر معذور ہو تو سر کا حلق کر کے فدیہ دے (25)۔

حنابلہؒ کا مستدل:

حنابلہؒ کا مسلک شوافعؒ کی طرح ہے۔ یعنی تین بالوں سے کم کاٹنے میں مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، اور تین سے زیادہ میں فدیہ ہے۔ چاہے بھول کر ہو یا زبردستی سے ہو، قمل یعنی سر کے کیڑے مارنے پر کوئی فدیہ ہے، فدیہ تو سر حلق کرنے پر ہے (26)۔

فقہاء کے نزدیک متفقہ طور پر عذر یعنی مرض یا دوسری تکلیف کی وجہ سے کوئی منع شدہ کام کا مرتکب ہوا، تو اُس پر فدیہ ہے چاہے جانور ذبح کر لیں یا چھ مساکین کو کھانا کھلا دیں یا تین دن روزے رکھے۔ اگر قصداً سر کا حلق کیا تو اس میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ مالکیہؒ، شوافعؒ اور حنابلہؒ کے نزدیک معذور کی طرح غیر معذور کو بھی اختیار ہے۔ اور اس پر اپنے فعل کا گناہ ہو گا، اور احناف کے نزدیک قصداً سر کا حلق کرنے والے کو اختیار نہیں ہے۔ بلکہ اُس پر اپنے جنایۃ کی بقدر معین صدقہ یا معین دم لازم ہے، اور وہ معذور جو بغیر مرض یا بغیر تکلیف کے سر کا حلق کر لیں جیسے بھول کر یا بے علمی کی وجہ سے یا جس پر اکراہ یعنی زبردستی کی جائے یا سویا ہوا شخص اور یا بے ہوش شخص، تو احناف اور مالکیہ کے نزدیک ان کا حکم عامد یعنی قصداً حلق کرنے والے کی طرح ہیں۔ اور شوافع اور حنابلہ کے نزدیک جنایت کی قسم کو دیکھا جائے گا، تو سر کے حلق کرنے، بال کاٹنے یا ناخن کاٹنے میں فدیہ ہے اور سر چھپانے یا سلے ہوئے کپڑے پہننے میں، تیل یا خوشبو لگانے میں فدیہ نہیں ہے۔ اور کسی بھی عذر کی وجہ سے کفارہ ساقط ہے (27)۔

مسائل مذکورہ اس آیتِ کریمہ سے مستخرج ہوتے ہیں۔ کہ عذر کی وجہ سے فدیہ دینے میں اختیار ہے۔ تین دن روزے، چھ مساکین کو کھانا کھلانا یا قربانی جو آسان ہو، نوویؒ نے فرمایا ہے کہ اس باب کے روایات تمام معنی کے لحاظ سے متفق ہیں۔ کہ عذر کی وجہ سے سر کا حلق کریں اور فدیہ دے۔ اور فدیہ میں روزے، صدقہ یا قربانی کریں، اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ روزے تین ہے اور صدقہ تین صاع ہے جو کہ چھ مساکین کو دینا ہو گا، ہر مسکین کو نصف صاع ملے گا۔ اور قربانی دنبے کی ہو گی جو قربانی میں کافی ہو جاتی ہیں، اور فدیہ دینے میں تمام فقہاء کے نزدیک مذکورہ شخص کو حرم یا حرم کے باہر ادا کرنے میں اختیار ہے (28)۔ اگر محرم نے بغیر عذر کے سر کا حلق کیا تو گنہگار ہو جائے گا اور اُس پر فدیہ آئے گا۔ اور اگر عذر کی وجہ سے حلق کیا تو گنہگار نہیں ہوتا اور اُس پر فدیہ ہے۔ (29)۔

خلاصہ:

علامہ السمرقندیؒ نے اپنے مایہ ناز تفسیر بحر العلوم میں تفسیر کرتے وقت جب کوئی حدیث ذکر کرتے ہیں، تو اکثر بغیر سند کے لاتے ہیں۔ اور حدیث کا حکم بھی ذکر نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے اُس کے صحت وضعف معلوم نہیں ہوتا۔ سورۃ البقرۃ کی آیت:84 کی تفسیر کرتے وقت محرم کا عذر کی وجہ سے سر حلق کرنے کے متعلق کعب بن حجرہؓ کی روایت بھی بغیر سند کے ذکر کیا ہے۔ اور معمول کے مطابق اس روایت کی صحت وضعف پر سکوت اختیار کیا ہے۔ جس کی سند اور طرق تلاش کرنے کی ضرورت تھی۔ احادیث کی کتب سے اس روایت کے مُختلف طرق، سند سمیت تلاش کرنے کے بعد اس پر محدثین کا لگایا گیا، حکم ذکر کر کے اس کی صحت وضعف پر تفصیلی کلام کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس حدیث سے مستنبط ہونے والے فقہی مسائل کو ذکر کے مذاہبِ اربعہ یعنی احنافؒ، شوافعؒ، مالکیہؒ اور حنبلیہؒ کا اپنا اپنا مستدل ذکر کیا ہے۔ اور ائمہ اربعہ کے اختلاف کو اُن کی فقہی کتب سے تلاش کر کے ثمرہ اختلاف پر تحلیلی طور پر بحث

کیا گیا ہے۔ اور جدید تحقیق کے مطابق ہر کتاب کا حوالہ صفحات اور مکتبہ اشاعت مذکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کاوش کو اپنی دربارِ میں قبول فرما کر عوام وخواص کے یکساں مفید ثابت فرماویں۔ آمین

حوالہ جات:

[1] ۔البقرۃ:196

2 ۔الطبرانی،المعجم الاوسط،ج2،ص148

[3] ۔تفسیر السمرقندی،ج1،ص192

[4] ۔الشیبانی،احمد بن عمرو بن الضحاک،الآحاد والمثانی،ج4،ص92،رقم2058

[5] ۔الجامع الصحیح سنن الترمذی،ج5،ص122،رقم2974

[6] ۔ایضاً،ج5،ص122،رقم2974

[7] ۔ ایضاً

[8] ۔ الطبرانی،المعجم الکبیر،ج14،ص109

[9] ۔ایضاً،ج14،ص110

[10] ۔البیہقی،السنن الکبری،ج5،ص55،رقم9361

[11] ۔الطبرانی،المعجم الکبیر،ج14،ص120

[12] ۔السجستانی،سنن ابی داؤد،ج1،ص574،رقم1856

[13] ۔ایضا

[14] ۔ صحیح ابن حبان،ج12،ص277،رقم3978

[15] ۔الجامع الصحیح للبخاری ج4،ص1535،رقم3955

[16] ۔النووی،المنہاج شرح صحیح مسلم،ج17،ص72

[17] ۔الجامع الصحیح سنن الترمذی،ج5،ص122،رقم2973

[18] ۔البیہقی،السنن الکبریٰ،ج5،ص55،رقم9361

[19]۔ابن حجر العسقلانی،تلخیص الجبیر فی احادیث الرافعی الکبیر،ج2،ص273،رقم1087

[20]۔الالبانی،ارواء الغلیل،ج4،ص257

[21] ۔ابن حجر العسقلانی،التلخیص الجبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر،ج2،ص،578

[22] ۔العنایہ،شرح الھدایۃ،ج4،ص97،بدائع الصنائع،ج5،ص22

[23] ۔وھبۃ الزحیلی،الفقہ الاسلامی وادلتہ،ج3،ص604

[24] ۔الماوردی،الحاوی فی الفقہ الشافعی،ج4،ص105:الرافعی،شرح الوجیز،ج7،ص468

[25] ۔الذخیرہ فی فقہ المالکی،ج11،ص165:المدونۃ لامام مالک بن انس،ج2،ص191

[26] ۔ابن قدامہ،شرح الکبیر،ج3،ص262:الکافی فی فقہ الامام احمد،ج2،ص35

[27] ۔ علی بن نایف الشحود،موسوعہ فقہ العبادات،ج24،ص23

[28] ۔ محمد بن عمر بن سالم بازمول،احکام الفقیر والمسکین،ج1،ص149

[29] ۔الماوردی،الحاوی الکبیر۔ج4،ص240

مصادر و مراجع

1. ابن حجر العسقلانی، ابوالفضل احمد بن علی، التلخیص الجبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1419ھ/1989ء
2. امام بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دارالفکر، بیروت، 1212ھ/1992ء
3. البانی، محمد ناصر الدین، ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل، المکتب الاسلامی بیروت، 1405ھ/1985ء
4. البیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین، السنن الکبری، مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ، ہند، حیدر آباد، 1344ھ/1920ء
5. الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، السنن، تحقیق، احمد محمد شاکر، دارالحدیث، بیروت، 1388ھ/1968ء
6. الدارمی، ابوحاتم محمد بن حبان، صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، تحقیق، شعیب ارنووط، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1414ھ/1993ء
7. الرافعی، ابوالقاسم عبدالکریم بن محمد، شرح الوجیز، دارالفکر، بیروت، س-ن
8. السجستانی، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، تحقیق: محمد محیی الدین عبدالحمید، دارالفکر، بیروت، س-ن
9. الشیبانی، احمد بن عمرو بن الضحاک، الآحاد والمثانی، تحقیق: دکتور باسم فیصل احمد الجوابرۃ، دار الرایہ، ریاض، 1411/1991
10. الطبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد، المعجم الاوسط، دارالحرمین، قاہرہ، 1415ھ/1994ء
11. القرافی، شہاب الدین احمد بن ادریس، الذخیرہ فی فقہ المالکی، دارالغرب، بیروت، 1414ھ/1994ء
12. الکاسانی، علاء الدین ابی بکر مسعود الحنفی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، تحقیق، محمد جعفر طعمہ جلبی، دارالمعرفہ، بیروت، 1421ھ/2000ء
13. الماوردی، العلامہ ابوالحسن، الحاوی فی الفقہ الشافعی، دارالکتب العلمیہ، 1414ھ/1994ء